مولانا اخلاق حسین قاسمی ، دہلی ۔ انڈیا

مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ

پہاڑ گنج کے قریب پنچکوئیاں روڈ پر عہد عالمگیری کے ایک عظیم بزرگ حضرت سید حسن رسول نماء کا مزار ہے۔ اس مزار پر عرس کے موقع پر دلّی کے تمام زنانے اور ہیجڑے بھی جمع ہوتے تھے اور اس کے بارے میں یہ حکایت مشہور تھی کہ ایک روز دلی کے زنانوں نے سیّد حسن صاحب کے ساتھ دل لگی کرنے کا پروگرام بنایا اور ایک مسہری پر زندہ ہیجڑے کو لٹا کر مردے کی طرح ان کے پاس لے گئے اور کہا کہ اس کی نماز پڑھا دو۔ سید صاحب نے کہا کہ مردے کی نماز پڑھاؤں یا زندہ کی؟ زنانوں نے کہا کہ مردے کی۔ سید صاحب نے اس پر جنازہ کی نماز پڑھادی۔ زنانوں نے مسہری کے اوپر سے کپڑا ہٹایا تو یہ دیکھا کہ وہ زنانہ واقعی مردہ پڑا تھا۔

اس کرامت کی وجہ سے زنانے ہر عرس میں شریک ہوتے تھے، اب وہ صورت نہیں رہی۔

ایک دفعہ پہاڑ گنج میں مجلس احرار کی کانفرنس تھی۔ تقسیم کے پہلے کی بات ہے، مجلس احرار کے رہنما محلہ سنگتراشان میں ٹھہرے ہوئے تھے، ان میں مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری بھی تھے

حافظ عبدالعزیز نے کہا، شاہ جی! ہمارے قریب اتنے بڑے بزرگ کا مزار ہے اور ان کے عرس میں زنانے جمع ہوتے ہیں اور بڑی بے ہود گی ہوتی ہے۔

علاقے کے لڑکے بالے ان سے چھیڑ خانیاں کرتے ہیں، آپ ہمیں اجازت دیں تو ہم احرار کے رضاکاروں کے ذریعہ اس بدعت کو ختم کرادیں اور زنانوں کو عرس میں نہ آنے دیں۔

شاہ جی کو رات کی تقریر کا ایک دلچسپ موضوع مل گیا، بولے، اچھا ٹھیکیدار تم مجھے رات کو تقریر سے پہلے اشارہ کر کے یاد دلادینا۔

رات کو عطاء اللہ شاہ بخاری کو تقریر ہوئی، شہر کے تمام جھگڑالو مسلم لیگی جلسہ کو خرب کرنے کے لئے جمع ہوگئے۔ شاہ جی کو بتادیا گیا۔

شاہ جی نے تقریر شروع کی اور یہاں سے شروع کی کہ۔

"ہمارے ٹھیکیدار صاحب نے دہلی کے مشہور بزرگ کے مزار پر عرس کے موقع پر دلّی کے مردانوں کے ساتھ دلّی کے زنانوں کے جمع ہونے کی شکایت کی ہے۔ پہلے میں ٹھیکیدار صاحب سے نمٹ لوں پھر دوسری باتیں کروں گا۔"

ٹھیکیدار صاحب! دنیا میں تین قسم کے آدمی ہیں جنس ثقیل (مرد) جنس لطیف (عورتیں) جنس کثیف (زنانے ہیجڑے) اس جنس کثیف سے عالمگیر بادشاہ بھی بہت تنگ تھا۔

اس نے ایک دفعہ حکم دیا کہ دلّی سے تمام زنانوں کو نکال دیا جائے ہوسکتا ہے عالمگیر کو یہ اطلاع ملی ہو

کہ دلی کے زنانے سید صاحب کو پریشان کرتے ہیں۔

صبح کو جب عالمگیر قلعہ سے باہر نکلا تو دیکھا کہ شہر کے تمام زنانے قطار باندھے ایک دوسرے کے پیچھے تگی بنے ہوئے کھڑے ہیں۔

عالمگیر نے آدمی بھیجا کہ یہ کیا حرکت ہے؟

زنانوں نے جواب دیا......، حضور بادشاہ سلامت کا حکم یہ ہے کہ دلّی سے نکل جاؤ، ہم کہاں جائیں؟ سارے ملک میں بادشاہ سلامت کی حکومت ہے، اس لئے ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جہاں سے نکلے ہیں، وہیں داخل ہو جائیں۔"

عالمگیر کو ہنسی آ گئی اور زنانوں کو وہاں سے بھگا دیا گیا۔

یہ ٹھیکیدار کہتے ہیں کہ ان زنانوں کو درگاہ پر آنے سے روکا جائے۔ میں ان سے کہتا ہوں کہ یہ تو کھلے زنانے ہیں اور یہ ہمارے نوجوان، زنانوں کی صورتیں بنا کر اور زنانے بال بنا کر، زنانے کپڑے پہن کر بازاروں میں نکلتے ہیں ان کا کیا علاج سوچا ہے؟

جن کو خدا نے جنس ثقیل بنایا ہو، ڈاڑھی مونچھیں دی ہوں، چوڑا چکلا سینہ دیا ہو، بھاری بھر کم کڑاکے دار آواز دی ہو۔

یہ کہتے ہوئے شاہ جی نے اپنی مونچھوں پر تاؤ دیا، پھر ڈاڑھی پر ہاتھ پھیرا، پھر کندھے پر احرار کی نشانی کلہاڑی رکھی اور اپنا چوڑا چکلا سینہ ابھارا اور فرمایا۔

"یہ جنس ثقیل اگر جنسِ کثیف بننے لگے تو پھر اس پر میرے نانا جان صلی اللہ علیہ وسلم کی پھٹکار پڑے یا نہ پڑے۔ پھر یہ حدیث پاک سنائی۔

لعن اللہ المتشابھین والمتشابھات

خدا کی پھٹکار ہو ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں۔

شاہ جی جیسا قادر الکلام اور بذلہ سنج بے بدل خطیب کسی مسئلہ پر خطابت کا زور دکھائے اور سامعین پر بے خودی طاری نہ ہو۔؟

شاہ جی نے موضوع کی مناسبت سے ڈاڑھی منڈوں کا جو مذاق اڑایا تو اس کی سیدھی زد اُن مسلم لیگی نوجوانوں پر پڑی جو جلسہ میں گڑبڑ کرنے آئے تھے۔ یہ طنز سن کر ایک ایک کر کے آہستہ آہستہ یہ لوگ کھسک گئے۔

مولانا احمد سعید صاحب دہلوی بھی اسٹیج پر بیٹھے ہوئے تھے اور شاہ جی سے مولانا کی نوک جھونک ہوتی رہتی تھی۔ شاہ جی جب اپنی مونچھوں پر تاؤ دیکر اپنا سینہ ابھار رہے تھے تو مولانا احمد سعید نے اس وقت پیچھے سے یہ شعر پڑھا۔

وقتِ پیری شباب کی باتیں
ایسی ہیں جیسے خواب کی باتیں

شاہ جی تقریر کے دوران ایکٹنگ بھی کرتے تھے، مولانا کے شعر پر اپنے پٹھے بالوں کو جھٹکا دیا اور پیچھے مڑ کر دیکھا اور برجستہ یہ شعر پڑھا۔

مت ستا ظالم کسی کو، مت کسی کی ہائے لے
دل کے دکھ جانے سے، ناداں عرش بھی ہل جائے ہے

کوئی صاحب یہ کہہ سکتے ہیں کہ میں بے جوڑ باتیں بہت کرتا ہوں، لیکن کیا کروں، میں چاہتا ہوں کہ جن بزرگوں کے اخلاص اور جن کی روحانیت کا مسلمانوں نے پاکستان کے شوق میں اندازہ نہیں لگایا ان کا جتنا تعارف ہو سکے اچھا ہے تاکہ جن لوگوں کے دلوں میں اب تک غبار ہے وہ اپنے سینہ کو صاف کر لیں۔

مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کو مسلم لیگ کا اخبار الامان اور وحدت "بخار اللہ شاہ عطائی" لکھتا تھا۔ پاکستان بننے کے بعد پاکستان کے مذہبی قائدین کی جو چاندی ہوئی ہے وہ سب پر عیاں ہے۔ علماء کرام اب کوٹھیوں اور بنگلوں میں ہیں۔ موٹریں دروازوں پر کھڑی ہیں۔ ہوائی جہاز کے ٹکٹ امریکہ کے، لندن کے، سعودی عربیہ اور کویت کے سرہانے رکھے رہتے ہیں۔

شاہ جی کی پیری، مریدی کا دائرہ بھی پنجاب میں وسیع تھا اور پھر مجلس احرار کے جماعتی اثرات بھی تھے اور اب بھی ہیں۔ لیکن اس مردِ درویش نے ساری زندگی ایک چھوٹے سے مکان میں گزار دی۔

(شائع شدہ ہفتہ وار "الیوم" دلی)

ماہنامہ الفرقان، لکھنؤ کا خاص نمبر بیاد

مفکر اسلام حضرت مولانا محمد منظور نعمانی علیہ الرحمہ

مرتبہ: مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی

*تاریخ ساز شخصیت کی جیتی جاگتی تصویر *ایک صدی کی سراپا جہد و عمل زندگی کی دستاویز *ہم عصروں اور ارادت مندوں کا خراجِ تحسین *خوبصورت یادیں، ایمان افروز باتیں، *فکر نعمانی کی جھلکیاں، حضرت نعمانی کے رشحاتِ قلم *چار رنگا دیدہ زیب ٹائٹل *سفید کاغذ *اعلیٰ طباعت * ۶۷۲ صفحات *قیمت =/۲۲۵ روپے۔ مع محصول ڈاک = منی آرڈر بھیج کر طلب فرمائیں۔

بخاری اکیڈمی دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان فون: 511961